International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 363- 391

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

سورتوں کے مفاہیم اور ناموں کی حکمت: اقسام اور اختلافی سورتوں کا جامع تجزیہ

The Meanings and Wisdom of Surahs' Names: A Comprehensive Analysis of Their Types and Controversial Surahs

Muhammad Usman Fateh Muhammad
PhD, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Sanaullah Farooqui
PhD, Department of Islamic Studies, Al-Hamad Islamic University, Islamabad, Pakistan.
Muhammad Umar Shehzad
PhD, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan

Abstract

This study explores the intricate meanings and profound wisdom behind the names of the surahs in the Qur'an. Surahs, the chapters of the Qur'an, are not merely titles but are embedded with deep meanings that reflect the essence of their content. The paper begins by delving into the linguistic and terminological definitions of "surah" and how these terms evolved within Islamic scholarship. It then examines the wisdom behind the naming of surahs, offering insights into how these names encapsulate the central themes and messages of the respective chapters. Furthermore, the study categorizes the surahs based on various criteria, such as length, content, and the context of revelation, to provide a clearer understanding of their diversity and structure. The discussion includes a detailed analysis of the different types of surahs, including Makki and Madani surahs, and those with specific thematic focuses. A significant portion of the study is dedicated to exploring the controversial surahs, those chapters that have been subjects of debate and differing interpretations among scholars. The analysis provides an in-depth look at the reasons for these controversies, exploring historical, theological, and contextual factors. In conclusion, the paper highlights the importance of understanding the meanings and wisdom behind surah names, not only for academic purposes but also for a deeper spiritual comprehension of the Qur'an. The study emphasizes the need for continued scholarly exploration of the Qur'an's structure and content, particularly in the areas of surah categorization and interpretation.

Keywords: Surah meanings, Surah names, Qur'an structure, Controversial surahs, Islamic scholarship

تعارف موضوع

قرآن مجید کی سورتیں صرف عنوانات نہیں بلکہ ان میں گہرا مفہوم اور حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ہر سورت کا نام نہ صرف اس کے مضامین کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ اس کے بنیادی موضوعات اور پیغامات کو بھی عیاں کرتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد قرآن مجید کی سورتوں کے ناموں اور ان

CC BY

کے مفاہیم کو سمجھنا اور ان کی حکمت کو اجاگر کرنا ہے۔ تحقیق کے آغاز میں "سورہ" کے لغوی اور اصطلاحی معانی پر غور کیا گیا ہے اور یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ اصطلاحات اسلامی علمی دنیا میں کس طرح پروان چڑھیں۔ اس کے بعد سورتوں کے ناموں کی حکمت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ان ناموں نے سورتوں کے مرکزی موضوعات اور پیغامات کو منعکس کیا ہے۔ تحقیق میں سورتوں کو مختلف معیاروں کی بنیاد پر درجہ بندی بھی کی گئی ہے، مثلاً طول، مواد، اور نزول کے حالات۔ اس سے سورتوں کی تنوع اور ساخت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تحقیق کا ایک اہم حصہ اختلافی سورتوں کے مطالعہ پر مشتمل ہے، جن پر علماء کے درمیان مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ اس میں ان سورتوں کے تنازعات کے اسباب کا جائزہ لیا گیا ہے اور تاریخی، الٰہیاتی اور سیاق و سباق کے عوامل کو بیان کیا گیا ہے۔ مزید یہ لہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ قرآن مجید کے تمام علوم پر کام کیا جائے اور اس کی حقانیت کو دلائل کے ساتھ اجاگر کیا جائے۔ اور قرآن مجید میں موجود حکمتوں کو بھی کو بھی واضح کیا جائے۔ اسی لیے آنے والی سطور میں ہم قرآن مجید کے ذکر کریں گے۔

الف۔ سور کا معنی لغوی اور اصطلاحی۔

ب۔ سورتوں کے ناموں کی حکمت۔

ج۔ سورتوں کی اقسام۔

د۔ سورتوں کے نام۔

ذ۔ چار مختلف فیہ سورتیں۔

سورت کی تفہیم

اسے عربی میں تاء مربوطہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ جس کی جمع سُوَر آتی ہے۔ اس لفظ کو دو حیثیتوں سے بولا جاتا ہے۔ 1۔ **السُّؤرَة**: ہمزہ کے ساتھ۔ جو أَسْأَرَ سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے: أَبْقَ ی۔ باقی رہنے والا۔ **السُّؤْرُ**: باقی ماندہ۔ پانی جو پی کر برتن یا گلاس میں چھوڑ دیا جائے، اسے بھی کہتے ہیں۔ اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے گویا کہ سَورۃ بھی سارے قرآن کا بقیہ حصہ ہے اور اس کا ایک ٹکڑا ہے۔

2۔ **سُورَۃ**: بغیر ہمزہ کے۔ اس کا معنی مقام و مرتبہ ہے یا لمبی و خوبصورت عمارت ہو جو ایک علامت ہو۔ اس اعتبار سے سورت نام پھر اس لئے ہے کہ یہ اپنے مرتبے اور مقام کے اعتبار سے اس سچائی کی علامت ہے جو اس میں بیان کی گئی ہے۔ اور ایک دلیل بھی ہے کہ یہ سارا قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کا کلام ہے۔ قلعے کی اونچی دیوار کو سُور کہتے ہیں۔ دو وجہ سے لفظ سورت اس لفظ کے مشابہ ہے۔

۱۔ دیوار اونچی محسوس ہوتی ہے۔ سورت اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے بھی بلند و بالا محسوس ہوتی ہے۔

۲۔ دیوار کی اٹھان ایک دوسرے پر رکھی گئی اینٹوں پر ہوتی ہے۔ آیات جو یکے بعد دیگرے آتی ہیں سورت کی اٹھان بھی ان پر ہوتی ہے۔[1]

طائفة من الآيات القرآنية لها بدء ونهاية.[2]

ترجمہ: سورت قرآن کریم کی آیات کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس کا ایک مطلع یعنی آغاز ہوتا ہے اور اس کا ایک مقطع یعنی اختتام ہوتا ہے۔

اس کا آغاز اور اختتام اس کو دوسری سورت سے الگ کرتا ہے، جیسا کہ اس بارے میں ابن منظور نے اپنی مایہ ناز کتاب "لسان العرب" میں اس پر تفصیل سے بات کی ہے۔

سورت شہر کی فصیل کو بھی کہتے ہیں، جس سے شہر محدود ہو جاتا ہے، اسی مناسبت سے قرآن مجید کی آیات معینہ محدودہ پر سورت کا اطلاق کیا جاتا ہے، قرآن مجید میں سور کا لفظ آٹھ دفعہ آیا ہے، اس سے بھی قرآن مجید کا ایک حصہ مراد ہیں، جس میں پورا مطلب اور منشاء بیان کیا گیا ہے، بلکہ اسی نسبت سے اس پر سورۃ کا اطلاق ہوا ہے۔[3]

سورتوں کی حکمت

علماء کرام نے سورتوں کی کی کچھ حکمتوں کو بیان کیا ہے جن کو انہوں نے محسوس کیا اور ان کی عقلوں نے اخذ کیا ہے اور وہ یہ ہیں۔

1۔ قرآن مجید کی سورتوں کی وجہ سے حفظ آسان ہو جاتا ہے، کام کو تقسیم کرنا عمل کی آسانی کا باعث بنتا ہے، یہ اس پوشیدگی کو ظاہر کرتا ہے جو گزر چکی اور جو باقی ہے، یہ ذریعہ بنتی ہیں اسے سمجھنے اور جاری رکھنے اور مکمل کرنے کا باعث بنتی ہیں، اور یہ یقیناً اس میں کچھ سورتیں لمبی اور چھوٹی ہیں اور ان کی ترتیب معروف ہے اور انہیں معروف ترتیب سے ترتیب دیا گیا ہے، بچوں کے لیئے آخری سورتوں کی تعلیم آسان ہے، جو کہ چھوٹی سورتوں سے بڑی سورتوں کی طرف جانے کی طرف سہولت ہے۔

2۔ قرآن مجید کی سورتیں، قرآن کے قاری اور طالب علم کے لیئے اسے یاد کرنے اور اس کے مفہوم کو سمجھنے میں چست، ذوق اور شوق فراہم کرتا ہے، اور اس کے جاری رکھنے میں توانائی پیدا کرتا ہے۔

3۔ قرآن مجید کی سورت بنانے سے سورتوں کے عنوانات کو قائم ہوتے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کے عناصر اور ان کے احکام کی نشاندہی ہوتی ہے۔

4۔ قرآن اگر لمبی اور چھوٹی سورتیں موجود ہیں تو یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ چیلنج اور معجزہ کے لیے لمبائی شرط نہیں ہے، سورت اپنے وجود میں معجزہ ہے، چاہے وہ مختصر میں تین آیات تک پہنچ جائے۔[4]

5۔ امام زمخشری رحمہ اللہ الکشاف میں درج ذیل حکمتوں کا ذکر کرتے ہیں:

من أن يكون بيانا واحدا. ومنها أن القارئ إذا ختم سورة أو بابا من الكتاب ثم أخذ في آخر كان أنشط له وأهز لعطفه، وأبعث على الدرس والتحصيل منه لو استمر على الكتاب بطوله. ومثله المسافر، إذا علم أنه قطع ميلا، أو طوى فرسخا، أو انتهى إلى رأس بريد: نفس ذلك منه ونشطه للسير. ومن ثم جزأ القرّاء القرآن أسباعا وأجزاء وعشورا وأخماسا. ومنها أن الحافظ إذا حذق السورة۔

ترجمہ: ایک ہی بیان ہونے کے بجائے۔ ان میں سے یہ ہے کہ اگر قاری کتاب کا ایک سورہ یا ایک باب مکمل کر کے دوسرا باب شروع کرے تو یہ اس کے لیے زیادہ حوصلہ افزا ہوگا، اس کی ہمدردی کو مزید ابھارے گا، اور اس کے پڑھنے اور سیکھنے کی ترغیب دینے کا زیادہ امکان ہے اگر وہ اسے جاری رکھے۔ کتاب اس کی پوری لمبائی کے لیے۔ مسافر پر بھی یہی بات لاگو ہوتی ہے، اگر اسے معلوم ہو کہ اس نے ایک میل کا سفر طے کیا ہے، یا فارسنگ کو عبور کیا ہے، یا کسی چوکی کے سر پر پہنچا ہے، تو اس کے لیے بھی یہی ہے اور یہ اسے سفر کے لیے متحرک کرتا ہے۔ پھر قاریوں نے قرآن کو ساتویں، حصوں، دسویں اور پانچویں میں تقسیم کیا۔ ان میں سے یہ ہے کہ اگر حافظ سورۃ کو حفظ کر لے۔

6۔اعتقد أنه أخذ من كتاب اللّٰه طائفة مستقلة بنفسها لها فاتحة وخاتمة، فيعظم عنده ما حفظه، ويجل في نفسه ويغتبط به.ومنه حديث أنس رضى اللّٰه عنه: «كان الرجل إذا قرأ البقرة وآل عمران، جد فينا

ترجمہ: میرا یقین ہے کہ اس نے خدا کی کتاب سے اس کا ایک الگ حصہ لیا ہے جس میں ایک ابتدائی اور ایک اختتام ہے، اس لیے جو کچھ اس نے حفظ کیا تھا وہ اس کے لیے قابل احترام تھا، اور اس نے اپنے اندر اس کی تعظیم کی اور اس پر خوشی منائی۔

ان میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: "جب کوئی شخص البقرہ اور آل عمران کی تلاوت کرتا ہے تو وہ ہم پر فخر کرتا ہے۔[5]

7-ومن ثمة كانت القراءة في الصلاة بسورة تامة أفضل. ومنها أنّ التفصيل سبب تلاحق الأشكال والنظائر وملاءمة بعضها لبعض. وبذلك تتلاحظ المعاني ويتجاوب النظم، إلى غير ذلك من الفوائد والمنافع مِنْ مِثْلِهِ متعلق بسورة صفة لها أى بسورة كائنة من مثله. والضمير لما نزلنا

ترجمہ: اس لیے نماز میں ایک مکمل سورت پڑھنا افضل ہے۔ ان میں یہ تفصیل ہے کہ شکلوں اور ہم منصبوں کی جانشینی اور ان کے ایک دوسرے کے لیے موزوں ہونے کی وجہ ہے۔ اس طرح، معانی آپس میں ملے ہوتے ہیں اور سیاق واسباق، دیگر فوائد اور فوائد کے علاوہ، جیسے کہ کسی سورت سے متعلق کوئی سورت جس میں کوئی صفت ہے، یعنی اس جیسی موجودہ سورت سے۔ اور اس میں بہت سے پوشیدہ راز ہیں ہمارے لیئے۔[6]

سورتوں کی تقسیم چھوٹی اور بڑی ہونے کے اعتبار سے:

بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ الْقُرْآنُ الْعَزِيزُ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ الطُّوَلُ وَالْمِئُونَ وَالْمَثَانِي وَالْمُفَصَّلُ،

ترجمہ: علماء سے اللہ تعالی راضی ہو وہ قرآن عزیز کی سورتوں کی چار اقسام کرتے ہیں۔

1۔ طوال 2۔ مئین 3۔ مثانی 4۔ مفصّل

جیسا کہ مسند احمد کی روایت ہے:

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أُعْطِيتُ السَّبْعَ الطُّوَلَ مَكَانَ التَّوْرَاةِ وَأُعْطِيتُ الْمِئِينَ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ وَأُعْطِيتُ الْمَثَانِيَ مَكَانَ الزَّبُورِ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ"7

ترجمہ: حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے مجھے تورات کی جگہ سات بڑی سورتیں عطا فرائی۔ اورزبور کی جگہ مجھے مئین عطا فرمائی۔ اور انجیل کی جگہ مثانی عطا فرمائی، اور مجھے مفصل سورتیں اضافی دے کر فضیلت عطا کی گئی ہے۔

طوال: یہ پہلی سات سات سورتیں ہیں، جن کی ابتدا سورۃ بقرہ سے ہوتی ہے اور اختتام سورۃ براءت پر ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سورۃ انفال اور سورۃ براءت کو ایک ہی سورۃ شمار کرتے ہیں، ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کیونکہ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

طوال اس لیئے رکھا جاتا ہے ان کے طویل یعنی لمبا ہونے کی وجہ سے۔

اس حوالے سے بدرالدین زرکشی نے ایک حکایت نقل کی ہے سعید بن جبیر سے طوال سورتوں کی تعداد سات ہے، سورۃ البقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، الانعام، الاعراف، ویونس۔

مئین: سات بڑی سورتوں کے بعد، ان کا نام مئین اس لیئے رکھا گیا ہے ان میں سو آیات سے زیادہ یا اس کے قریب ہیں، سورۃ یونس سے سورۃ الصافات تک مئین کہلاتی ہیں۔

مثانی: اس سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی آیات سو سے کم ہے۔ اسی سے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{کتابا متشابهامثانی} 8 :{ولقداتینک سبعامثانی}9

حقیقت میں پورے قرآن کو مثانی کہاجاتاہے کیونکہ اس میں خبریں اورواقعات دہرائے گئے ہیں۔ اس سے مراد سات بار بار پڑھی جانے والی آیات بھی ہیں یعنی سورۃ الفاتحہ، کیونکہ یہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں۔

مفصّل: مثانی کے بعد آنے والی چھوٹی چھوٹی سورتوں کو مفصل کہاجاتاہے ان کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ فاصلہ کیاجاتاہے۔۔[10]

مفصل سورتوں کی آخری سورت سورۃ الناس ہے، مگر اس کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے اس کے بارے میں علماء کے بارہ اقوال ہیں۔

مفصّل یہ قرآن مجید کا آخری حصہ ہے، اس کی ابتدا کہاں سے کریں۔

القول الاول: سورۃ جاثیہ سے

القول الثانی: سورۃ قتال یعنی محمد سے

القول الثالث: سورۃ حجرات سے۔

مفصل کی تین اقسام ہیں:

1۔ طوال مفصل

2۔ اوساط مفصل

3۔ قصار مفصل

جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قال:" مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ11."

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے فلاں سے بڑھ کر کسی کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ نماز نہیں پڑھی) سلیمان کہتے ہیں (ہم نے اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی، وہ ظہر کی پہلی دونوں رکعتیں لمبی کرتے تھے، اور آخری دونوں) رکعتیں (ہلکی کرتے، اور عصر بھی ہلکی کرتے، اور مغرب میں قصار مفصل پڑھتے، اور عشاء میں » والشمس وضحاها « اور اسی طرح کی سورتیں پڑھتے، اور فجر میں دو لمبی دو سورتیں پڑھتے۔

اور اس کی مزید وضاحت اس حدیث میں ہے۔

وعن سليمان بن يسار قال: كان فلان يطيل الأوليين من الظهر ويخفف العصر ويقرأ فيالمغرب بقصار المفصل وفي العشاء بوسطه وفي الصبح بطواله . فقال أبو هريرة: ما صليت وراء أحد أشبه صلاة برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من هذا . أخرجه النسائي بإسناد صحيح«. .12 .

ترجمہ: سیدنا سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ فلاں صاحب ظہر کی پہلی دو رکعتیں لمبی کرتے ہیں) ان میں قرآت لمبی کرتے ہیں (اور نماز عصر میں تخفیف کرتے ہیں اور نماز مغرب میں قصار مفصل) چھوٹی سورتیں (اور عشاء میں اوساط مفصل اور صبح کی نماز میں طوال مفصل پڑھتے ہیں۔ تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کسی کی امامت میں اس سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ نماز نہیں پڑھی۔ نسائی نے اسے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے۔

فلاں سے مراد عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔۔ مفصل قرآن کا آخری ساتواں حصہ ہے جس کی ابتداء صحیح قول کی بناپر سورۃ» قٓ «سے ہوتی ہے، مفصل کی تین قسمیں ہیں طوال مفصل وساطِ مفصل، قصارِ مفصل سورۃ» ق «یا سورۃ» حجرات «سے لے کر» عم یتسآءلون «یا سورۃ» بروج «تک طوالِ مفصل ہے، اور وساطِ مفصل سورۃ» عم یتسآءلون «سے یا سورۃ» بروج «سے لے کر» والضحیٰ «یا سورۃ» لم یکن «تک ہے، اور قصار مفصل» والضحیٰ «یا» لم یکن «سے لے کر اخیر قرآن تک ہے۔

القول الرابع، امام زرکشی رحمہ اللہ برھان میں فرماتے ہیں:

وَهِيَ أَوَّلُهُ فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِيهِ حَدِيثٌ ذَكَرَهُ الْخَطَّابِيُّ فِي غَرِيبِهِ يَرْوِيهِ عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عبد الرحمن يعلى الطائفي قال حدثني عمر بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اوس بن حذيفة ، قال: قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد ثقيف، فنزلوا الاحلاف على المغيرة بن شعبة، وانزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بني مالك في قبة له، فكان ياتينا كل ليلة بعد العشاء، فيحدثنا قائما على رجليه حتى يراوح بين رجليه، واكثر ما يحدثنا ما لقي من قومه من قريش، ويقول:" ولا سواء كنا مستضعفين مستذلين، فلما خرجنا إلى المدينة كانت سجال الحرب بيننا وبينهم، ندال عليهم ويدالون علينا". فلما كان ذات ليلة ابطا عن الوقت الذي كان ياتينا فيه، فقلت: يا رسول الله، لقد ابطات علينا الليلة، قال:" إنه طرا علي حزبي من القرآن، فكرهت ان اخرج حتى اتمه". قال اوس: فسالت اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف تحزبون القرآن؟، قالوا: ثلاث، وخمس، وسبع، وتسع، وإحدى عشرة، وثلاث عشرة، وحزب المفصل."13

ترجمہ: اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کے ایک وفد میں آئے، تو لوگوں نے قریش کے حلیفوں کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس اتارا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مالک کو اپنے ایک خیمہ میں اتارا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے، اور کھڑے کھڑے باتیں کرتے یہاں تک کہ ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں پر بدل بدل کر کھڑے رہتے، اور اکثر وہ حالات بیان کرتے جو اپنے خاندان قریش سے آپ کو پیش آئے تھے، اور فرماتے: "ہم اور وہ برابر نہ تھے، ہم کمزور اور بے حیثیت تھے، لیکن جب ہم مدینہ آئے تو لڑائی کا ڈول ہمارے اور ان کے درمیان رہا، ہم ان کے اوپر ڈول نکالتے اور وہ ہمارے اوپر ڈول نکالتے " ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت مقررہ پر آنے میں تاخیر کی؟ تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے آج رات تاخیر کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرا

قرآن کا وظیفہ پڑھنے سے رہ گیا تھا، میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اس کو پورا کئے بغیر نکلوں "۔ اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے پوچھا: آپ لوگ قرآن کے وظیفے کیسے مقرر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: پہلا حزب تین سورتوں کا (بقرہ، آل عمران اور نساء) دوسرا حزب پانچ سورتوں کا (مائدہ، انعام، اعراف، انفال اور براءۃ)، تیسرا حزب سات سورتوں کا (یونس، ہود، یوسف، رعد، ابراہیم، حجر اور نمل)، چوتھا حزب نو سورتوں کا (بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء، حج، مومنون، نور اور فرقان)، پانچواں حزب گیارہ سورتوں کا (شعراء، نحل، قصص، عنکبوت، روم، لقمان، سجدہ، احزاب، سبا، فاطر اور یٰسین)، اور چھٹا حزب تیرہ سورتوں کا (صافات، ص، زمر، ساتوں حوامیم، محمد، فتح اور حجرات)، اور ساتواں حزب مفصل کا (سورۃ ق سے آخر قرآن تک۔

القول الخامس: سورۃ الصافّات سے

القول السادس: سورۃ الصف

القول السابع: تبارک، سے (تَبَارَكَ حَكَى هَذِهِ الثَّلَاثَةَ ابْنُ أَبِي الصَّيْفِ الْيَمَنِيُّ فِي نُكَتِ التَّنْبِيهِ[14])

القول الثامن: سورۃ الفتح سے

القول التاسع: سورۃ الرحمان سے

القول العاشر: سورۃ الدھر سے

القول الحادی عشر: سورۃ الحدید سے

القول الثانی عشر: سورۃ الضحی سے

ابن عباس اور اہل مکہ کے قراء کا یہ موقف ہے اور وہ سورتوں کے درمیان فاصلہ تکبیر کے ساتھ کرتے ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ اس کی ابتدا سورۃ ق سے ہو گی جس کی دلیل سنن ابو داؤد کی روایت ہے جو باب تحزیب میں واقع ہے:

أَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتِ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ لَيْلَةٍ بَعْدَ الْعَشَاءِ يحدثنا قال أبو سعيد قائما على راحلته ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْتُ لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَلَيْنَا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حزبي من القرآن فكرهت أن أجي حَتَّى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ فَسَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ فَقَالُوا ثَلَاثٌ وَخُمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ 15

ترجمہ: اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ثقیف کے ایک وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، وفد کے وہ لوگ جن سے معاہدہ ہوا تھا، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرے اور بنی مالک کا قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمے میں کرایا) مسدد کہتے ہیں: اوس بھی اس وفد میں شامل تھے، جو ثقیف

کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا (اوس کہتے ہیں: تو ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد ہمارے پاس آتے اور ہم سے گفتگو کرتے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضافہ ہے کہ) آپ گفتگو (کھڑے کھڑے کرتے اور دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے آپ کبھی ایک پیر پر اور کبھی دوسرے پیر پر بوجھ ڈالتے اور زیادہ تر ان واقعات کا تذکرہ کرتے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم قریش کی جانب سے پیش آئے تھے، پھر فرماتے" : ہم اور وہ برابر نہ تھے، ہم مکہ میں کمزور اور ناتواں تھے، پھر جب ہم نکل کر مدینہ آگئے تو جنگ کا ڈول ہمارے اور ان کے بیچ رہتا، کبھی ہم ان پر غالب آتے اور کبھی وہ ہم پر"۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسب معمول وقت پر آنے میں تاخیر ہو گئی تو ہم نے آپ سے پوچھا: آج رات آپ نے آنے میں تاخیر کر دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : آج قرآن مجید کا میرا ایک حصہ تلاوت سے رہ گیا تھا، مجھے اسے پورا کئے بغیر آنا اچھا نہ لگا"۔ اوس کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے پوچھا کہ وہ لوگ کیسے حصے مقرر کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: پہلا حزب) حصہ (تین سورتوں کا، دوسرا حزب) حصہ (پانچ سورتوں کا، تیسرا سات سورتوں کا، چوتھا نو سورتوں کا، پانچواں گیارہ اور چھٹا تیرہ سورتوں کا اور ساتواں پورے مفصل کا۔ ابوداؤد کہتے ہیں: ابو سعید) عبداللہ بن سعید الاشج (کی روایت کامل ہے۔

پہلا حزب: بقرہ، آل عمران اور نساء نامی سورتیں، دوسرا حزب: مائدہ، انعام، اعراف، انفال اور توبہ نامی سورتیں، تیسرا حزب: یونس، ھود، یوسف، رعد، ابراہیم، حجر اور نحل نامی سورتیں، چوتھا حزب: اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء، حج، مومنون، نور اور فرقان نامی سورتیں، پانچواں حزب: شعراء، نمل، قصص، عنکبوت، روم، لقمان، الم تنزیل السجدۃ، احزاب، سبا، فاطر اور یٰسین نامی سورتیں، چھٹواں حزب: صافات، ص، زمر، مومن، حم سجدہ، شوریٰ، زخرف، دخان، جاثیہ، احقاف، محمد، فتح اور حجرات نامی سورتیں، ساتواں حزب: سورہ) ق (سے لے کر اخیر قرآن تک کی سورتیں۔

اسماء السور:

علماء نے قرآن کی سورتوں کے بارے میں اختلاف کیا ہے، کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں؟ یا پھر صحابہ کرام نے اجتہاد کیا ہے، یا پھر موضوع کی وجہ سے نام رکھا گیا ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہر سورت کا خاص نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور مزید کہ تمام سورتوں کے نام توقیفی ہیں احادیث میں اور آثار صحابہ میں سے اگر مجھے طوالت کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کی وضاحت کرتا جو اس پر دلالت کرتا ہے۔

اسی میں سے ہے جس کو امام ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ يَسْتَهْزِئُونَ بِهَا فَنَزَلَ: {إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ}

ترجمہ: حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں مشرکین سورۃ البقرۃ اور سورۃ العنکبوت کا مزاق کیا کرتے تھے جس پر اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل فرمایا {إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ} **ترجمہ:** بیشک ہم کافی ہیں مزاق کرنے والوں کے لیئے۔

اور بعض نے سورتوں کے اس طرح کے نام رکھنے کو ناپسند کیا ہے۔ جس طرح طبرانی کی روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے

عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: "لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ وَلَا سُورَةُ النِّسَاءِ وَكَذَا الْقُرْآنُ كُلُّهُ وَلَكِنْ قُولُوا السُّورَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَكَذَا الْقُرْآنُ كُلُّهُ 16"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے نہ تم سورۃ بقرہ کہو اور نہ تم سورۃ ال عمران کہو اور نہ تم سورۃ النساء کہو اسی طرح پورے قرآن میں، بلکہ تم یہ کہو اس سورت میں گائیں کا ذکر ہے۔ اور یہ کہو اس میں آل عمران کا ذکر ہے، اسی طرح پورے قرآن میں۔

امام سیوطی الاتقان میں فرماتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے، بلکہ ابن الجوزی نے اسے موضوع کہا ہے۔

جمہور نے جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کو سنا تو وہ اس بات کے قائل ہوگئے کہ تمام سورتوں کے ناموں کی رہنمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جیسا امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت بیان کی ہے۔

حدثنا الاعمش، قال: سمعت الحجاج , يقول على المنبر السورة التي يذكر فيها البقرة، والسورة التي يذكر فيها آل عمران، والسورة التي يذكر فيها النساء، قال: فذكرت ذلك لإبراهيم، فقال: حدثني عبد الرحمن بن يزيد، انه كان مع ابن مسعود رضي الله عنه" حين رمى جمرة العقبة فاستبطن الوادي، حتى إذا حاذى بالشجرة اعترضها فرمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة، ثم قال: من ها هنا، والذي لا إله غيره قام الذي انزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم17."

ترجمہ: سلیمان اعمش نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حجاج سے سنا، وہ منبر پر سورتوں کا یوں نام لے رہا تھا وہ سورۃ جس میں بقرہ) گائے (کا ذکر آیا ہے، وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر آیا ہے، وہ سورۃ جس میں نساء) عورتوں (کا ذکر آیا ہے، اعمش نے کہا میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وہ ان کے ساتھ تھے، اس وقت وہ وادی کے نشیب میں اتر گئے اور جب درخت کے) جو اس وقت وہاں پر تھا (برابر نیچے اس کے سامنے ہو کر سات کنکریوں سے رمی کی ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے تھے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس کی کہ جس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں یہیں وہ ذات بھی کھڑی ہوئی تھی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

سورتوں کی ابتداء

قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ جن کی ابتداء کی دس صورتیں بنتی ہیں، تمام سورتیں اس میں شامل ہو جاتی ہیں۔

1۔ اللہ کی تعریف سے شروع ہونے والی سورتیں:

الاوّل: ثناء یعنی اللہ تعالی کی تعریف کی دو قسمیں ہیں۔ 1 اللہ تعالی کی تعریف اس کی صفات کے ثبوت سے ہوگی۔ 2۔ اللہ تعالی کی تعریف اس سے نقائص کی صفات کی نفی سے ہوگی۔

اللہ کی تعریف اس کی صفات کی اثبات سے: جیسے{الْحَمْدُ لِلَّهِ} فِي خَمْسِ سُوَرٍ وَ {تَبَارَكَ} فِي سُورَتَيْنِ الْفُرْقَانِ {تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الفرقان} والملك {تبارك الذي بيده الملك}

الثانی :نقائص کی نفی:{سبحان الذي أسرى بعبده} {سبح اسم ربك الأعلى} {سبح لله ما في السماوات} {يسبح لله}

یہ سات سورتیں اثبات کی بنتی ہیں، اور سات نقائص کی نفی کی بنتی ہیں، اس طرح چودہ سورتیں بنتی ہیں۔

امام زرکشی کہتے یہ بہت بڑا راز ہے اللہ تعالی کی الوہیت کے رازوں میں سے'سورۃ بنی اسرائیل اس کا تعلق ماضی سے ہے۔سورۃ حدید، الحشر، الصف، ان کا تعلق بھی ماضی سے ہے۔ سورۃ الجمعہ، تغابن، کا تعلق مستقبل سے ہے۔سورۃ الاعلی کا تعلق امر سے ہے، یہ عجائب میں سے ہے اللہ تعالی نے مخاطب کے لیئے ماضی، مستقبل، امر کو جمع کر دیا۔

2۔ حروف تہجی سے شروع ہونے والی سورتیں:

حروف تہجی سے شروع ہونے والی سورتیں انتیس ہیں۔ مثلاالم المص المر کھیعص طہ طس طسم حم حمعسق ق ن

3۔وہ سورتیں جن کی ابتداء حروف نداء سے ہوتی ہے:

ان کی تعداد دس ہے۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا} {يَا أَيُّهَا النبي} {يا أيها المدثر}

4۔وہ سورتیں جن کی ابتداء جملہ خبریہ سے ہوتی ہے:

جفت کی تعداد تئیس، {يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ} {براءة من الله} {أتى أمر الله} {اقترب للناس حسابهم} {قد أفلح المؤمنون} {سورة أنزلناها} {تنزيل الكتاب} {الذين كفروا} {إنا فتحنا} {اقتربت الساعة} {الرحمن علم القرآن} {قد سمع الله} {الحاقة} {سأل سائل} {إنا أرسلنا} {لا أقسم} في موضعين {عبس} {إنا أنزلناه} {لم يكن} {القارعة} {ألهاكم} {إنا أعطيناك}ہے۔

5۔وہ سورتیں جن کی ابتداء قسم سے ہوتی ہے:

ان کی تعداد پندرہ ہے۔{وَالصَّافَّاتِ} {وَالذَّارِيَاتِ} {وَالطُّورِ} {وَالنَّجْمِ} {وَالْمُرْسَلَاتِ} {وَالنَّازِعَاتِ} {وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ} {وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ} {وَالْفَجْرِ} {وَالشَّمْسِ} {وَاللَّيْلِ} {وَالضُّحَى} {وَالتِّينِ} {وَالْعَادِيَاتِ} {وَالْعَصْرِ}

6۔شرط کے ساتھ شروع ہونے والی سورتیں:

یہ سات ہیں۔{إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ} {إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ} {إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ} {إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ} {إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ}{إِذَا زُلْزِلَتِ} {إِذَا جاء نصر الله}

7۔ فعل امر سے شروع ہونے والی سورتیں:

یہ چھ سورتیں ہیں۔{قُلْ أوحي} {اقرأ باسم ربك} {قل يا أيها الْكَافِرُونَ} {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} {قُلْ أَعُوذُ}کیدو سورتیں ہیں۔

8۔لفظ استفہام سے شروع ہونے والی سورتیں:

یہ چھ سورتیں ہیں۔{هل أتى} {عم يتساءلون} {هل أتاك} {ألم نشرح} {ألم تر} {أرأيت}

9۔ دعاء سے شروع ہونے والی سورتیں:

یہ تین سورتیں ہیں۔{وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ} {وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ} {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ}

10۔ تعلیل سے شروع ہونے والی سورت:

یہ ایک سورت ہے۔{لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ}[18]

سورتوں کے ناموں کی کثرت:

کچھ سورتوں کے نام دو یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔

سورۃ الفاتحہ:

امام سیوطی نے الاتقان نے سورۃ الفاتحہ کے بیس سے زیادہ ناموں کا ذکر کیاہے، ناموں کی کثرت اس کے شرف پر دلالت کرتا ہے۔
اس سورت کا نام سورۃ» فاتحہ «ہے۔» فاتحہ «کہتے ہیں شروع کرنے والی کو، چونکہ قرآن کریم میں سب سے پہلے یہی سورت لکھی گئی ہے، اس لئے اسے سورۃ» فاتحہ «کہتے ہیں اور اس لئے بھی کہ نمازوں میں قرأت بھی اسی سے شروع ہوتی ہے۔ اس کا نام» اُمُّ الْکِتَاب «بھی ہے، جمہور یہی کہتے ہیں۔

عن ابي سعيد بن المعلى، قال: كنت اصلي في المسجد، فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم اجبه، فقلت: يا رسول الله، إني كنت اصلي، فقال:" الم يقل الله استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم سورة الانفال آية 24، ثم قال لي:" لاعلمنك سورة هي اعظم السور في القرآن قبل ان تخرج من المسجد"، ثم اخذ بيدي، فلما اراد ان يخرج، قلت له: الم تقل لاعلمنك سورة هي اعظم سورة في القرآن؟ قال:" الحمد لله رب العالمين سورة الفاتحة آية 2 هي السبع المثاني، والقرآن العظيم الذي اوتيته19."

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا، میں نے کوئی جواب نہیں دیا) پھر بعد میں، میں نے حاضر ہو کر (عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے» استجیبوا للہ وللرسول إذا دعاکم" «اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو ہاں میں جواب دو۔ "پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آپ نے مجھے قرآن کی سب سے بڑی سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے، الحمدللہ رب العلمین>> جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

ام الکتاب: حسن اور ابن سرین رحمہ اللہ علیہم اس کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لوح محفوظ کا نام» اُمُّ الْکِتَاب «ہے۔ حسن رحمہ اللہ کا قول ہے کہ محکم آیتوں کو» اُمُّ الْکِتَاب «کہتے ہیں۔
ترمذی کی ایک صحیح حدیث میں ہے۔

عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " من صلى صلاة لم يقرا فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج غير تمام "، وليس في حديث إسماعيل بن ابي اويس اكثر من هذا، وسالت ابا زرعة عن هذا الحديث، فقال: كلا الحديثين صحيح، واحتج بحديث ابن ابي اويس، عن ابيه، عن العلاء20.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (سورۃ الفاتحہ) نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے (نامکمل) ناتمام ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں

اسماعیل بن ابی اویس کی حدیث میں اس سے زیادہ کچھ ذکر نہیں ہے، میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: انہوں نے کہا دونوں حدیثیں صحیح ہیں، اور انہوں نے دلیل دی ابن ابی اویس کی حدیث سے جسے وہ اپنے باپ سے اور ان کے باپ علاء سے روایت کرتے ہیں۔

اس سورۃ کا نام **الحمد**، اور **الصلوۃ** بھی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے۔

عن ابي هريرة ، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " من صلى صلاة، لم يقرا فيها بام القرآن، فهي خداج، ثلاثا غير تمام، فقيل لابي هريرة: إنا نكون وراء الإمام، فقال: اقرا بها في نفسك، فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: قال الله تعالى: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين، ولعبدي ما سال، فإذا قال العبد: الحمد لله رب العالمين سورة الفاتحة آية 2، قال الله تعالى: حمدني عبدي، وإذا قال: الرحمن الرحيم سورة الفاتحة آية 3، قال الله تعالى: اثنى علي عبدي، وإذا قال: مالك يوم الدين سورة الفاتحة آية 4، قال: مجدني عبدي، وقال: مرة فوض إلي عبدي، فإذا قال: إياك نعبد وإياك نستعين سورة الفاتحة آية 5، قال: هذا بيني وبين عبدي، ولعبدي ما سال، فإذا قال: اهدنا الصراط المستقيم {6} صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين {7} سورة الفاتحة آية 6-7، قال: هذا لعبدي ولعبدي ما سال "، قال سفيان: حدثني به العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب، دخلت عليه وهو مريض في بيته فسالته انا عنه21.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا” : جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن کی قراءت نہ کی تو ناقص ہے۔ “تین مرتبہ فرمایا، یعنی پوری ہی نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اس کو اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے” : اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے جب بندہ ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾” سب تعریف اللہ ہی کے لیے جو جہانوں کا رب ہے۔ “کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿الرحمن الرحیم﴾” سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ مہربانی کرنے والا۔ “تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿مالک یوم الدین﴾” جزا کے دن کا مالک۔ “تو” اللہ (فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور ایک دفعہ فرمایا: میرے بندے نے) اپنے معاملات (میرے سپرد کر دیے۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿إیاک نعبد وإیاک نستعین﴾” ہم تیری ہی بندگی کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ “تو) اللہ (فرماتا ہے: یہ) حصہ (میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے اور جب وہ کہتا ہے: ﴿إہدنا الصراط المستقیم صراط الذین أنعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والا الضالین﴾” ہمیں راہ راست دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا، نہ غضب کیے گئے لوگوں کی ہو اور نہ گمراہوں کی۔ “تو” اللہ (فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کا

ہے جو اس نے مانگا۔ سفیان نے کہا: مجھے یہ روایت علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب نے سنائی، میں ان کے پاس گیا، وہ گھر میں بیمار تھے۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا) تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کو "**الحمد**" اور "**الصلوۃ**" بھی کہا گیا ہے۔

اس سورۃ کا نام "**شفاء**" بھی ہے۔

جیسا کہ سنن دارمی میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" :فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ[22]."

ترجمہ: عبد الملک بن عمیر نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔"

اس سورت کا نام "الرقیہ " بھی ہے۔

جس کی دلیل صحیح بخاری کی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:" انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ، وَيَقْرَأُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سورة الفاتحة آية 2، فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقَالَ: الَّذِي رَقَى، لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمُ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ: وَقَالَ شُعْبَةُ :حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهَذَا[23].

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں تھے۔ دوران سفر میں وہ عرب کے ایک قبیلہ پر اترے۔ صحابہ نے چاہا کہ قبیلہ والے انہیں اپنا مہمان بنا لیں، لیکن انہوں نے مہمانی نہیں کی، بلکہ صاف انکار کر دیا۔ اتفاق سے اسی قبیلہ کے سر دار کو سانپ نے ڈس لیا، قبیلہ والوں نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سر دار اچھا نہ ہوا۔ ان کے کسی آدمی نے کہا کہ چلو ان لوگوں سے بھی پوچھیں جو یہاں آ کر اترے ہیں۔ ممکن ہے کوئی دم جھاڑنے کی چیز ان کے پاس ہو۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سر دار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اس کے لیے ہم نے ہر قسم کی کوشش کر ڈالی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز دم کرنے کی ہے؟ ایک صحابی نے کہا کہ قسم اللہ کی میں اسے جھاڑ دوں گا لیکن ہم نے تم سے میز بانی کے لیے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا۔ اس لیے اب میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا، آخر

بکریوں کے ایک گلے پر ان کا معاملہ طے ہوا۔ وہ صحابی وہاں گئے اور» الحمد للہ رب العالمین «پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ ایسا معلوم ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو۔ وہ سردار اٹھ کر چلنے لگا، تکلیف و درد کا نام و نشان بھی باقی نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو ادا کر دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو، لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا، وہ بولے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر لیں۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ بھی ایک رقیہ ہے؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ اسے تقسیم کر لو اور ایک میرا حصہ بھی لگاؤ۔ یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ نے کہا کہ ابوالبشر نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے ابوالمتوکل سے ایسا ہی سنا۔

سورۃ الفاتحہ کے ناموں پر مزید بھی بات ہو سکتی ہے مگر طوالت کے پیش نظر ہم ان کی دلائل پر اکتفاء کرتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ:

اس سورۃ کا نام "**فسطاط القرآن**" بھی ہے۔

عن خالد بن معدان، قال" :سورة البقرة تعليمها بركة، وتركها حسرة، ولا يستطيعها البطلة، وهي فسطاط القرآن24"

ترجمہ: خالد بن معدان نے کہا: سورہ البقرہ کی تعلیم باعث خیر و برکت ہے، اور اس کو ترک کرنا باعثِ حسرت و ندامت ہے، جادوگر اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے ہیں، یہ قرآن کا خیمہ ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے اس سورۃ میں پورے قرآن کے مضامین کو بیان کیا گیا ہے، اس وجہ سے اس کو قرآن کا خیمہ کہا گیا ہے۔

دوسرا "سنام القرآن" ہے۔

إن لكل شيء سناما وسنام القرآن سورة البقرة، وإن الشيطان إذا سمع سورة البقرة تقرا، خرج من البيت الذي يقرا فيه سورة البقرة25."

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً اور مرفوعاً روایت کرتے ہیں" : ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے اور جب شیطان سورہ بقرہ کی تلاوت سنتا ہے تو وہ اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں اس سورت کی تلاوت کی جارہی ہو۔

سورۃ آل عمران

سورۃ آل عمران اور بقرۃ (الزھراوین)

ابو امامة الباهلي ، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " اقرءوا القرآن، فإنه ياتي يوم القيامة شفيعا لاصحابه، اقرءوا الزهراوين البقرة وسورة آل عمران فإنهما تاتيان يوم القيامة، كانهما غمامتان، او كانهما غيايتان، او كانهما فرقان من طير صواف تحاجان عن اصحابهما، اقرءوا سورة البقرة فإن اخذها بركة، وتركها حسرة، ولا تستطيعها البطلة "، قال معاوية: بلغني ان البطلة السحرة26.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، انھوں کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن) حفظ و قراءت اور عمل کرنے والوں (کا سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں: البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی وہ ڈاریں ہوں، وہ اپنی صحبت میں) پڑھنے اور عمل کرنے (والوں کی طرف سے دفاع کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت اور اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" معاویہ نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ باطل پرستوں سے ساحر (جادوگر) مراد ہیں۔

سورۃ البقرۃ اور آل عمران کو زھراوین بھی کہا گیا ہے توقیفا۔

اس سورۃ "طیبۃ" بھی کہتے ہیں۔ **أخرج سعيد بن منصور عن أبي عطاف قَالَ: اسْمُ آلِ عِمْرَانَ فِي التَّوْرَاةِ طَيْبَةُ**[27]

سورۃ المائدۃ:

اسے **"سورۃ العقود"** یہ پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔، اور **"سورۃ المنقذۃ"** بھی کہا جاتا ہے، ابن الفاراس کہتے ہیں، کیونکہ یہ اپنے ماننے والوں کو عذاب کے فرشتوں سے بچاتی ہے۔[28]

سورۃ الانفال:

اس سورت کا سورۃ بدر بھی ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: قُلْتُ :لِابْنِ عَبَّاسٍ "سُورَةُ التَّوْبَةِ، قَالَ: آلتَّوْبَةِ، قَالَ: بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا، قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الْأَنْفَالِ، قَالَ: تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَالْحَشْرُ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ29."

ترجمہ: ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سورۃ التوبہ؟ انہوں نے کہا کہ سورۃ التوبہ؟ اور کہا کہ بلکہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی ہے) کافروں اور منافقوں کی۔ اس سورت میں برابر اترتا رہا کہ" اور ان میں سے " "اور ان میں سے "یہاں تک کہ منافق لوگ سمجھے کہ کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر اس سورت میں نہ کیا جائے گا۔ میں نے کہا کہ سورۃ الانفال؟ انہوں نے کہا کہ وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں ہے اس میں مال غنیمت کے احکام مذکور ہیں(۔ میں نے کہا کہ سورۃ الحشر؟ انہوں نے کہا کہ وہ بنی نضیر) کے انجام کے بارے میں نازل ہوئی۔

سورۃ البَرَاءۃ:

اس سورۃ التوبۃ بھی کہتے ہیں۔ جو کہ اس سورۃ کی آیت **{لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ والمهاجرين والانصاروالذين التبعوه فی ساعة العسرة مغ بعد ماكاديزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رؤوف الرحيم}**[30]

تیسرا نام "**سورة الفاضحة** " بھی ہے۔ جیسا کہ سابقہ حدیث میں گزر چکا ہے۔

قَالَ: آلتَّوْبَةِ، قَالَ: بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ۔ ترجمہ: سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے سورۃ التوبہ کی بابت سوال کیا تو انہوں نے کہا یہ تو سورۃ الفاضحہ ہے۔[31]

اس سورۃ کا نام سورۃ العذاب بھی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ» :مَا تَقْرَءُونَ رُبُعَهَا، يَعْنِي بَرَاءَةَ، وَإِنَّكُمْ تُسَمُّونَهَا سُورَةَ التَّوْبَةِ وَهِيَ سُورَةُ الْعَذَابِ32

ترجمہ: حضرت حزیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، کیا تم اس کا چوتھا حصہ نہیں پڑھتے یعنی سورۃ براءت کا، تم اس کو سورۃ براءت کہتے ہیں حالانکہ یہ سورۃ العذاب ہے۔

اس کے علاوہ مختلف اقوال سے اور بھی نام ثابت ہے، جیسا کہ

سورة الْمُنَقِّرَةُ، سورة الْحَافِرَةُ، سورة الْمُخْزِيَةَ سورة الْمُنَكِّلَةَ سورة الْمُشَرِّدَةَ سورة الْمُدَمْدِمَةَ.

سورۃ النحل:

اس سورۃ کا نام سورۃ النعم بھی ہے۔ جیسا کہ تفسیر ابن حاتم میں ہے۔

قَالَ ابْنُ الْفَرَسِ لِمَا عَدَّدَ اللَّهُ فِيهَا مِنَ النِّعَمِ عَلَى عِبَادِهِ.[33]

ترجمہ: ابن فارس کہتے ہیں اس سورت میں اللہ تعالی نے بے شمار نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔

سورۃ الاسراء:

اس سورۃ کا نام "بنی اسرائیل" اور سورۃ "سبحان "ہیں جو کہ اسی سورۃ سے ماخوذ ہیں۔

سورۃ الکھف:

اس سورۃ میں اصحاب کھف کا ذکر ہے اس لیئے اس کا نام "سورة اصحاب کھف" میں ہے۔

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن ابن عباس أن النبي صلّى الله عليه وسلّم قال قراءة سورة الكهف34] التي [تدعى في التوراة الحائلة تحول بين قارئها وبين النار.«

ترجمہ: حضرت عمر بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ،وہ حضرت عبد اللہ بن عباس سے بیان کرتے ہیں، تورات میں لکھا ہوا ہے سورۃ کھف پڑھنے والے اور جھنم کے درمیان یہ سورت رکاوٹ بن جائے گی۔

سورۃ طہ:

اس سورت کا نام سورة التكليم بھی ہے۔ کیونکہ اس میں موسی علیہ السلام کا اللہ تعالہ سے کلام کا ذکر ہے۔[35]

سورۃ الشعراء:

اس سورۃ کا دوسرا نام "سورة الجامعة "ہے۔[36]

سورۃ النمل:

اس سورۃ کا دوسرا نام سورۃ سلیمان بھی ہے۔ کیونکہ اس میں سلیمان علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔[37]

سورۃ السجدۃ:

اس سورۃ کو "سورة المضاجع" بھی کہا جاتا ہے۔[38]

سورۃ الفاطر:

اس سورۃ کو "سورة الملئكة "بھی کہا جاتا ہے۔[39]

سورۃ یٰس:

اس سورۃ کا نام "قلب القرآن "بھی ہے۔جیسا کہ سنن ترمذی میں ہے۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " " إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس، وَمَنْ قَرَأَ يس كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ40" "

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” :ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، اور قرآن کا دل سورۃ یاسین ہے۔ اور جس نے سورۃ یاسین پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے پڑھنے کے صلے میں دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھے گا“ امام ترمذی نے خود ہی اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سورۃ الزمر:

اس سورۃ کا دوسرا "سورة الغرف" ہے۔[41]

سورۃ الغافر:

اس سورۃ کے دوسرے نام "سورۃ الطول" سورۃ المومن" اور یہ اللہ کے اس فرمان میں ہے۔ **{وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ}**

یہ تمام نام اسی سورۃ میں سے ہی لیئے گئے ہیں۔[42]

سورۃ فُصِّلَتْ:

اس سورت کے دوسرے نام "سورۃ السجدۃ" اور "سورۃ المصابیح" بھی ہے۔[43]

سورۃ الشوریٰ:

اس سورۃ کا دوسرا نام "سورة حم" ہے۔[44]

سورۃ الجاثیۃ:

اس سورۃ کے دوسرے نام "سورۃ الشریعہ اور "سورۃ الدھر" ہے۔[45]

سورۃ محمدؐ:

اس سورت کا دوسرا نام "سورة القتال" ہے۔[46]

سورۃ اقتربت:

اس سورۃ کا نام "سورة القمر" بھی ہے۔ یہ پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔[47]

سورۃ الرحمٰن:

اس سورۃ کا نام "عروس القرآن" ہے۔

علي بن الحسين عن أبيه عن علي رضي الله عنه قال سمعت النبي صلّى الله عليه وسلّم يقول»لكل شيء عروس وعروس القرآن الرحمن.«48

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے نبی گرامی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہر ایک چیز کی دلہن ہوتی ہے اور قرآن مجید کی سورۃ الرحمان ہے۔

سورۃ المُجَادَلَۃُ:

اس سورۃ کا نام "ابی الظہار" ہے۔ کیونکہ اس سورۃ میں ظہار کا ذکر ہے۔

سورۃ الحَشْرِ:

اس سورۃ کا نام "سورة النضير" بھی ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ: قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ[49]۔

ترجمہ: سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا بلکہ اسے سورۃ النضیر کہا۔

سورۃ المُمْتَحَنَۃُ:

ابن حجر فرماتے ہیں، یہ نون کے فتح کے ساتھ ہے، یہ اس سورۃ کی صفت ہے جس کی وجہ سے یہ سورت نازل ہوئی۔ اس سورۃ "سورة المودّة" "سورة الامتحان" بھی ہے۔[50]

سورۃ الصَّفُّ:

اس سورۃ کا دوسرا نام "سورة الحواريين" بھی ہے۔[51]

سورۃ الطَّلَاقِ:

اس سورۃ کا نام "سورة النساءالصغرى" ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

حَدَّثَنَا حِبَّانُ , حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ , أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ , قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنْ الْأَنْصَارِ, وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى , فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ , فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ , فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَلَكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ:" إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ، فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ , قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ , فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهْيَ حَامِلٌ؟" فَقَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ ":أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى"، وَقَالَ أَيُّوبُ :عَنْ مُحَمَّدٍ , لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ[52].

ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے، کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ بڑے بڑے انصاری وہاں موجود تھے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی موجود تھے۔ میں نے وہاں سبیعہ بنت حارث کے باب سے متعلق عبداللہ بن عتبہ کی حدیث کا ذکر کیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا لیکن عبداللہ بن عتبہ کے چچا) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ایسا نہیں کہتے تھے۔) محمد بن سیرین نے کہا (کہ میں نے کہا کہ پھر تو میں نے ایک ایسے بزرگ عبداللہ بن عتبہ کے متعلق جھوٹ بولنے میں دلیری کی ہے کہ جو کوفہ میں ابھی زندہ موجود ہیں۔ میری آواز بلند ہو گئی تھی۔ ابن سیرین نے کہا کہ پھر

جب میں باہر نکلا تو راستے میں مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے ملاقات ہوگئی۔) راوی کو شک ہے کہ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے رفیقوں میں سے تھے (میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور وہ حمل سے ہو تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی عدت کے متعلق کیا فتویٰ دیتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تم لوگ اس حاملہ پر سختی کے متعلق کیوں سوچتے ہو اس پر آسانی نہیں کرتے) اس کو لمبی (عدت کا حکم دیتے ہو۔ سورۃ نساء چھوٹی) سورۃ الطلاق (لمبی سورۃ نساء کے بعد نازل ہوئی ہے اور ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا۔

سورۃ التّحریم:

اس سورت کے دسرے نام "سورة النبیّ" ہے۔[53]

سورۃ تبارک:

اس سورۃ کا نام سورۃ الملک ہے۔

عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ54.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": قرآن کی تیس آیتوں کی ایک سورۃ نے ایک آدمی کی شفاعت) سفارش (کی تو اسے بخش دیا گیا، یہ سورۃ » تبارك الذي بيده الملك « ہے"۔

اس سورۃ کے دوسرے نام "سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک، اور "سورۃ المانعۃ" بھی ہے۔ جیسا کہ جامع ترمذی کی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ، وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ، وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَفِي الْبَابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ55.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ میں سے کسی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کر دیا اور انہیں معلوم نہیں ہوا کہ وہاں قبر ہے،) انہوں نے آواز سنی (اس قبر میں کوئی انسان سورۃ » تبارك الذي بيده الملك « پڑھ رہا تھا، یہاں تک کہ اس نے پوری سورۃ ختم کر دی۔ وہ صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپ سے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کر دیا، مجھے گمان نہیں تھا کہ اس جگہ پر قبر ہے۔ مگر اچانک کیا سنتا ہوں کہ اس جگہ ایک انسان سورۃ » تبارك الملك « پڑھ رہا ہے اور پڑھتے ہوئے اس نے پوری سورۃ ختم کر دی۔ آپ نے فرمایا» : هي المانعة" « یہ سورۃ مانعہ ہے، یہ نجات دینے والی ہے، اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچاتی ہے"۔

سورۃ سال:

اس سورت کا نام "سورة المعارج" اور "سورة الواقع" ہے۔ جو اس سورۃ کی آیات سے ماخوذ ہیں۔[56]

سورۃ عمّ:

اس سورۃ کو، سورۃ "النبا" المعصرات "التساؤل" بھی کہتے ہیں۔[57]

سورۃ لم یکن:

اس سورۃ کو، سورة اهل الكتاب "سورة البيّنة" وَسُورَةُ الْبَيِّنَةِ وَسُورَةُ الْقِيَامَةِ وَسُورَةُ الْبَرِيَّةِ وَسُورَةُ الانفكاك " کہتے ہیں۔ یہ سارے نام اسی سورۃ سے ماخوذ ہیں۔

سورۃ أَرَأَيْتَ:

اس سورت کو "سورة الماعون" اور "سورة الدين" بھی کہتے ہیں۔ یہ نام اسی سورت سے ماخوذ ہیں،

سورۃ الْكَافِرُونَ:

اس سورت کا دوسرا نام "سورۃ الْمُقَشْقِشَةُ" اور "سورۃ العبادۃ" بھی ہے۔

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى قَالَ: كَانَتْ هَذِهِ السُّورَةُ تُسَمَّى الْمُقَشْقِشَةُ[58].

ترجمہ: حضرت زرارۃ بن اوفی کہتے ہیں: اس سورت (الکافرون) کا نام " الْمُقَشْقِشَةُ" ہے۔

سورۃ النَّصر:

اس سورت کا نام "سورة التوديع" بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے۔

وعن ابن مسعود انّ ھذہ السورۃ تسمی سورۃ التودیع[59]

سورۃ تبت:

اس سورت کا دوسرا نام "سورة المسد" ہے۔[60]

سورۃ الْإِخْلَاص:

اس سورت کا دوسرا نام "سورة الاساس" ہے۔ کیونکہ یہ سورت اللہ تعالی کی توحید پر مشتمل ہے، اور توحید دین کی اساس اور بنیاد ہے۔

الْفَلَق وَالنَّاس:

ان سورتوں کو "الْمُعَوِّذَتَانِ" الْمُشَقْشِقَتَانِ" بھی کہتے ہیں۔[61]

ان کے علاوہ سورتوں کے نام واحد ہیں۔

سورتوں کے نام ایک سے زیادہ کیوں:

سورتوں کے ایک سے زیادہ نام، یا تو وہ توقیفی ہیں یا پھر کسی مناسبت کی وجہ سے ہیں؟

اگر ایک سے زیادہ سورتوں کے نام توقیفی نہیں تو پھر کثرت معنی کی وجہ سے ہیں، اس لحاظ سے تو پھر ان کے نام بہت زیادہ ہونے چاہیے۔

ہر سورت کا نام ایک خاص نام اس وجہ سے رکھا جاتا، عرب نام رکھتے ہوئے کسی نادر لفظ کا استعمال کرتے یا کسی اجنبی لفظ کا استعمال کرتے جو خلقت میں سے ہوتا یا پھر صفات میں سے خاص ہوتا، یا پھر وہ حکم میں سے ہوتا، یا پھر کثرت سے اس چیز کا ذکر ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، وہ کلام میں سے کسی جملہ کا لفظ ہوتا ہے۔ یا لمبا قصہ، ان میں سے جو بھی زیدہ مشہور ہوتا اس کو کتاب العزیز کی سورت کے طور پر جاری کر دیا جاتا۔

سورۃ البقرۃ:

اس کا نام اس وجہ سے ہے کہ اس میں گائے کے واقعہ کا ذکر ہے۔

سورۃ النساء:

اس سورۃ کا نام سورۃ النساء اس لیئے ہے اس میں کثرت سے عورتوں کے احکام کا ذکر ہے۔ سورۃ الانعام: اس سورۃ میں کثرت سے جانوروں کا ذکر ملتا ہے اور کثرت سے لفظ الانعام استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔{ومن الأنعام حمولة وفرشا} إلى قوله: {أم كنتم شهداء} کسی لفظ کا تکرار سے آنا جیسے سورۃ النساء میں "نساء" تکرار سے آیا ہے اور اس میں احکام بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی طرح سورۃ المائدہ میں، مائدہ میں نام اس وجہ سے ہے اس کے علاوہ مائدہ کا ذکر کہیں اور نہیں، یہ اس کے ساتھ خاص ہے۔ رہی یہ بات سورۃ ھود میں تو نوح، صالح، ابراہیم، لوط، شعیب، اور موسی علیہم السلام کا بھی ذکر ہے پھر یہ سورۃ خاص کیوں ہے اکیلے ہود علیہ السلام کے ساتھ خاص، اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے، حالانکہ اس میں تو نوح علیہ السلام کا قصے کا طویل ذکر بھی موجود ہے پھر کیوں اس نام کے ساتھ خاص ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے اس واقعہ کا تکرار ہے، سورۃ الاعراف، سورۃ ہود، اور سورۃ الشعراء میں طویل ہے اس کی نسبت جو سورہ ھود میں ہے، یعنی سورۃ ھود میں اتنی تفصیل نہیں ہے۔ یقینا یہ بات ملحوظ خاطر رہے پورے قرآن مجید میں سورتوں کے نام کا خیال رکھا گیا ہے اس میں ضروری ہے کہ وہ لفظ تکرار سے آیا ہوا ہو، جیسے سورۃ "ق" میں ہے۔ یہ لفظ پوری سورت میں کثرت سے آیا ہے حروف یا کلمات کے اعتبار سے، اس کی وضاحت تب ہو گی جب اس سورۃ کی طرف دیکھیں گے تو اس کی مماثلت ہو گی اس کے کلمات سے اس کے حروف سے، پھر اسی نسبت سے اس کی ابتداء ہو گی۔ ان حروف کی کثرت ہو گی، یا کلمات کی۔ اگر حروف اور کلمات کی مماثلت نہیں ہو گی، تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور مناسبت ہو گی یہ ممکن ہی نہیں اس میں کوئی تناسب نہ ہو جس کا خیال اللہ نے نہ رکھا ہو اللہ تعالی نے اپنی پیاری کلام میں۔ سورۃ یونس میں {الر} کے کلمات دو سو کے قریب ہے، اور بیں اس جیسے بھی اس وجہ سے اس کی ابتداء {الر} سے ہوتی ہے۔ اور اس کے قریب کی ایک سورت یہ بھی ہے جس کی مثال پیش کی جا سکتی ہے اس کے بعد، جس کی ابتداء حروف مقطعات کے علاوہ سے ہوتی ہے، اور یہ سورۃ النحل ہے اور یہ زیادہ لمبی ہے اس چیز سے جس سے جوڑا گیا ہے {الر} کو اس میں دو سو کلمات سے زیادہ جن کی وجہ سے شروع میں {الر} آیا تھا۔[62]

سورۃ الفاتحہ اور معوذتین کے قرآن کے حصہ ہونے میں اختلاف:

قرآن مجید کی 114 سورتیں ہیں، لیکن صحیح بخاری میں ابن مسعود کی ایک روایت امام بخاری لائے ہیں کہ معوذتین قرآن کی سورت ہے کہ نہیں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ أُبَيٌّ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: قِيلَ لِي. فَقُلْتُ: قَالَ: فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے، انھوں نے کہا میں نے ابی بن کعب سے پوچھا: اے ابو منذر! آپ کے بھائی ابن مسعود بھی تو معوذتین کے متعلق یوں یوں کہتے ہیں۔ حضرت ابی نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "مجھے کہا گیا تھا ایسا تو میں نے کہہ دیا۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا: ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔[63]

بلکہ کچھ روایات میں صراحت کے ساتھ وارد ہے کہ عبد اللہ بن مسعود انھیں میں قرآن میں سے نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایک روایت کے مطابق وہ ان دونوں سورتوں کو قرآن میں سے کھرچ ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں سے نہیں ہے۔

اہل علم کے ہاں اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

- امام نووی اور ابن حزم رحمہما اللہ اس کو ثبوت کو تسلیم ہی نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف غلط نسبت کی گئی ہے۔ دلیل کے طور پر ذکر کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود ان دونوں سورتوں کو قرآن میں شامل سمجھتے تھے۔ کیونکہ جو قرأت عبد اللہ بن مسعود کی طرف صحیح متصل سند کے ساتھ منقول ہیں ان میں یہ دونوں سورتیں بھی ہیں۔

چنانچہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كل ما روي عن ابن مسعود أن المعوذتين وأم القرآن لم تكن في مصحفه فكذب موضوع لا يصح، وإنما صحت عنه قراءة عاصم عن زر بن حبيش عن ابن مسعود ، وفيها أم القرآن والمعوذتان .انتہی" 64.

ہر وہ روایت جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ معوذتین اور سورۃ الفاتحہ ان کے مصحف میں موجود نہیں تھی، وہ جھوٹا ہے، وضع کردہ ہے، اور درست نہیں ہے۔ صحیح سند کے ساتھ ان سے عاصم عن زر بن حبیش عن ابن مسعود کی قرأت ملتی ہے، اور اس میں سورۃ الفاتحہ اور معوذتین موجود ہے۔۔۔ الخ

اور امام نووی فرماتے ہیں:

"أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَالْفَاتِحَةَ وَسَائِرَ السُّوَرِ الْمَكْتُوبَةِ فِي الْمُصْحَفِ قُرْآنٌ ، وَأَنَّ مَنْ جَحَدَ شَيْئًا مِنْهُ كَفَرَ، وَمَا نُقِلَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْفَاتِحَةِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ بَاطِلٌ لَيْسَ بِصَحِيحٍ عَنْهُ " انتہی من "65

"مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ معوذتین، سورۃ الفاتحہ اور دیگر تمام سورتیں جو قرآن میں لکھی گئی ہیں، قرآن کا حصہ ہیں، اور جس نے ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا اس نے کفر کیا، اور جو معوذتین اور سورۃ الفاتحہ کے متعلق عبد اللہ بن مسعود کی روایت نقل کی جاتی ہے وہ باطل ہے اور صحیح نہیں ہے۔

- ابن حجر "فتح الباری" اور امام زرقانی "مناھل العرفان" میں اس نسبت کو عبد اللہ بن مسعود کی طرف درست تو مانتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس میں تاویل ہے احتمال ہے، کہ پہلے وہ اسے قرآن میں سے شمار نہیں کرتے تھے، لیکن جب جمہور صحابہ کرام سے ثابت ہوگیا تو انہوں نے بھی اس کو قرآن میں سے تسلیم کر لیا اور اپنی قرأت میں شامل کر لیا۔

چنانچہ امام زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يحتمل أن إنكار ابن مسعود لقرآنية المعوذتين والفاتحة على فرض صحته كان قبل علمه بذلك، فلما تبين له قرآنيتهما بعد تم التواتر وانعقد الإجماع على قرآنيتهما كان في مقدمة من آمن بأنهما من القرآن. قال بعضهم: يحتمل أن ابن مسعود لم يسمع المعوذتين من النبي صلى الله عليه وسلم ولم تتواترا عنده فتوقف في أمرهما. وإنما لم ينكر ذلك عليه لأنه كان بصدد البحث والنظر والواجب عليه التثبت في هذا الأمر.

پھر اس کے بعد فرماتے ہیں:

ولعل هذا الجواب هو الذي تستريح إليه النفس لأن قراءة عاصم عن ابن مسعود ثبت فيها المعوذتان والفاتحة وهي صحيحة ونقلها عن ابن مسعود صحيح، وكذلك إنكار ابن مسعود للمعوذتين جاء من طريق صححه ابن حجر. إذا فليحمل هذا الإنكار على أولى حالات ابن مسعود جمعا بين الروايتين66.

مجھے یہی جواب مطمئن کرتا ہے کہ عاصم عن ابن مسعود کی قرأت میں معوذتین اور سورۃ الفاتحہ موجود ہے، اور وہ روایت بھی صحیح ہے، اور اس کی نسبت بھی صحیح ہے، اور اسی طرح ابن مسعود سے ان معوذتین کا انکار بھی موجود ہے، اور اس کی نسبت کو بھی ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ ابن مسعود کی طرف نسبت سے انکار کرنے سے بہتر ہے ترجیح پر محمول کر دیا جائے۔

چنانچہ ابن حجر ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَقَدْ تَأَوَّلَ الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ الْبَاقِلَّانِيُّ فِي كِتَابِ الِانْتِصَارِ وَتَبِعَهُ عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ مَا حُكِيَ عَنِ ابن مَسْعُود فَقَالَ: لم يُنكر بن مَسْعُودٍ كَوْنَهُمَا مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ إِثْبَاتَهُمَا فِي الْمُصْحَفِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرَى أَنْ لَا يَكْتُبَ فِي الْمُصْحَفِ شَيْئًا إِلَّا إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي كِتَابَتِهِ فِيهِ ، وَكَأَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْهُ الْإِذْنُ فِي ذَلِكَ . قَالَ : فَهَذَا تَأْوِيلٌ مِنْهُ ، وَلَيْسَ جَحْدًا لِكَوْنِهِمَا قُرْآنًا .وَهُوَ تَأْوِيلٌ حَسَنٌ ؛ إِلَّا أَنَّ الرِّوَايَةَ الصَّحِيحَةَ الصَّرِيحَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا تَدْفَعُ ذَلِكَ حَيْثُ جَاءَ فِيهَا : " وَيَقُولُ إِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ " نَعَمْ يُمْكِنُ حَمْلُ لَفْظِ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى الْمُصْحَفِ ، فَيَتَمَشَّى التَّأْوِيلُ الْمَذْكُورُ " انتهى من "فتح الباري67.

" قاضی ابو بکر الباقلانی نے اپنی کتاب "الانتصار" میں تاویل کرتے ہیں اور قاضی عیاض اور دیگر نے اس موقف میں ان کی پیروی کی ہے کہ جو ابن مسعود کیطرف نسبت کی گئی ہے، اور کہا: ابن مسعود نے ان دونوں سورتوں کے قرآن

میں سے ہونے کا انکار نہیں کیا(وہ قرآن میں سے ہی سمجھتے تھے) انہوں نے مصحف میں لکھنے سے منع کیا ہے، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ قرآن میں کچھ بھی نہیں لکھا جا سکتا جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت نہ مل جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس میں لکھنے کی اجازت دے دی۔ گویا اس کے لیے اجازت نہیں لہٰذا یہ ان کی طرف سے تأویل ہے، اور ان سورتوں کے قرآن ہونے کا انکار نہیں ہے۔

- امام شوکانی رحمہ اللہ اس کو عبد اللہ بن مسعود کی غلطی تسلیم کرتے ہیں، یعنی نہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کی نسبت غلط ہے جس طرح امام نووی اور ابن حزم رحمہما اللہ فرماتے ہیں، اور نہ ہی وہ یہ کہتے ہیں کہ بعد میں عبد اللہ بن مسعود نے رجوع کر لیا تھا۔

چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

وقد كان عبد الله بن مسعود رضي الله عنه لا يثبت هاتين السورتين في مصحفه كما روى عبد الله بن أحمد في مسنده، والطبراني عن عبد الرحمن بن يزيد يعني النخعي قال: كان عبد الله بن مسعود يحك المعوذتين من مصاحفه ويقول إنهما ليستا من كتاب الله تعالى. ورجال إسناد عبد الله بن أحمد رجال الصحيح، ورجال إسناد الطبراني ثقات. وهكذا أخرج البزار في مسنده أن ابن مسعود كان يحك المعوذتين من المصحف ويقول إنما أمر النبي صلى الله عليه وسلم أن يتعوذ بهما وكان عبد الله لا يقرأ بهما. ورجال إسناده ثقات. وهكذا أخرج الطبراني بإسناد رجاله ثقات قال البزار: لم يتابع عبد الله بن مسعود أحد من الصحاب، وقد صح عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قرأ بهما في الصلاة وأثبتتا في المصحف .انتہی.68

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دو سورتوں کو اپنے قرآن میں درج نہیں کیا جیسا کہ عبد اللہ بن احمد نے مسند احمد میں روایت کیا ہے اور طبرانی نے عبد الرحمٰن بن یزید النخعی کی روایت سے نقل کیا ہے: کان عبد اللہ بن مسعود یحک المعوذتین من مصاحفه ویقول إنهما لیستا من کتاب اللہ تعالی "عبد اللہ بن مسعود اپنے قرآن سے دو سورتیں نکالتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ خدا کی کتاب میں سے نہیں ہیں"۔ عبد اللہ بن احمد کی سند کے راوی صحیح احادیث کے راوی ہیں اور طبرانی کے سلسلہ راوی بھی ثقہ ہیں۔

اسی طرح امام بزار نے بھی اپنی مسند میں نقل کیا ہے کہ ابن مسعود قرآن میں سے ان دو سورتوں کو کھرچتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان سے پناہ لینے کا حکم دیا تھا۔ اور عبد اللہ بن مسعود نے معوذتین کی قرأت بھی نہیں کی۔ اس کے رواۃ بھی ثقہ ہیں۔ اسی طرح امام طبرانی نے ثقہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے، امام بزار کہا کرتے تھے: صحابی میں سے کسی نے بھی عبد اللہ بن مسعود کی پیروی نہیں کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند سے مروی ہے کہ: انھوں نے ان دونوں سورتوں کو نماز میں پڑھا اور قرآن میں ان کو ہونا بھی ثابت ہے۔ الخ

شارح بخاری عبد الستار حماد حفظہ اللہ اس حدیث کے تحت رقم طراز ہیں:

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو معوذتین کہتے ہیں۔ ان کے کلام اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اسی طرح معوذتین کے قرآن ہونے پر بھی تمام صحابہ کرام کا اجماع ہے اور ان کے عہد سے لے کر آج تک تواتر سے ثابت ہے کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کریم کا حصہ ہیں، البتہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے متعلق مختلف آراء ہیں کہ وہ انھیں قرآن کا جز اور حصہ مانتے تھے یا نہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود انھیں قرآن میں شامل نہیں سمجھتے تھے۔ روایات میں ہے کہ وہ ان دونوں سورتوں کو قرآن سے کھرچ ڈالتے تھے اور کہتے تھے۔ یہ دونوں

کتاب اللہ سے نہیں ہیں۔ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود انھیں قرآن میں شامل ہونے کا انکار نہیں کرتے تھے، البتہ مصحف میں لکھنے کے منکر تھے۔ ان کی رائے تھی کہ مصحف میں قرآن مجید کا کوئی حصہ اس وقت لکھا جائے گا جب رسول اللہ ﷺ لکھنے کی اجازت دیں۔

کچھ اہل علم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ہی کی طرف اس قول کی نسبت کو ہی غلط قرار دیا ہے کیونکہ عاصم، حمزہ اور کسائی کی روایت قراءت کا سلسلہ سند حضرت عبد اللہ بن مسعود تک پہنچا ہے، اس روایت میں معوذتین موجود ہیں۔ ہمارا ذاتی رجحان یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود میں اگرچہ پہلے یہ ذہن رکھتے تھے اور انھیں قرآن کا حصہ نہیں رکھتے تھے لیکن بعد میں انھوں نے رجوع کرکے جمہور اہل علم کے موقف کو تسلیم کر لیا تھا جیسا کہ امام عاصم، حمزہ اور کسائی کی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم [69]

سورۃ الانفال والتوبۃ:

علماء کا اتفاق ہے کہ آیت (بسم اللہ الرحمن الرحیم) سورۃ نمل کی ایک آیت ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ وہ ہر سورت کے شروع میں خود مستقل آیت ہے؟ یا ہر سورت کی ایک مستقل آیت ہے جو اس کے شروع میں لکھی گئی ہے؟ اور ہر سورت کی آیت کا جزو ہے؟ یا صرف سورۃ فاتحہ ہی کی آیت ہے اور دوسری سورتوں کی نہیں؟ صرف ایک سورت کو دوسری سورت سے علیحدہ کرنے کے لئے لکھی گئی ہے؟ اور خود آیت نہیں ہے؟ علماء سلف اور متاخرین کا ان آرا میں اختلاف چلا آتا ہے ان کی تفصیل اپنی جگہ پر موجود ہے۔ سنن ابو داؤد میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورتوں کی جدائی نہیں جانتے تھے جب تک آپ پر (بسم اللہ الرحمن الرحیم) نازل نہیں ہوتی تھی۔ سورۃ الانفال کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھی جائے گی۔

چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال الإمام النووي رحمه الله : " وينبغي أن يحافظ على قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في أول كل سورة ، سوى براءة فإن أكثر العلماء قالوا إنها آية حيث تكتب في المصحف ؛ وقد كتبت في أوائل السور سوى براءة . فإذا قرأها كان متيقنا قراءة الختمة أو السورة ، فإذا أخل بالبسملة كان تاركا لبعض القرآن عند الأكثرين .." انتہی من "70

اسی طرح امام ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقال الشيخ ابن عثيمين رحمه الله : "...والصحيح أنه لم يكن بينها وبين الأنفال بسملة؛ لأن البسملة آية من كتاب الله عز وجل، فإذا لم يقل الرسول صلى الله عليه وسلم: ضعوا البسملة بين السورتين لم يضعوها بينهما، فالنبي صلى الله عليه وسلم هو الذي يعين ويقول: ضعوا البسملة، ولم يعين لهم بسملة بين سورة الأنفال وسورة براءة فلم يكتبوها، ولكن بقي أن يقال: إذا كان لم يعين فلماذا يفصل بينها وبين سورة الأنفال؟ لماذا لم يجعلوهما سورة واحدة؟ نقول: نعم.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "... حقیقتیہ ہے کہ سورۃ التوبہ اور سورۃ الانفال کے درمیان بسم اللہ نہیں ہے، کیونکہ بسم اللہ قرآن کی آیت ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی نہیں کہا: بسم اللہ کو ان دو سورتوں کے درمیان رکھو، جن کے درمیان نہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی کہا ہے کہ بسملہ لکھو، لیکن معین نہیں کیا کہ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کے درمیان لکھنے کی صراحت نہیں۔ جبکہ باقیتے ہیں: اگر بیان نہیں کیا تو الگ کیوں کیا؟ یہ سورۃ الانفال سے ہے، انہوں نے ان کو ایک سورہ کیوں نہیں بنایا، ہم کہتے ہیں: ہاں۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ صَالِحُ فِي مَسَائِلِهِ عَنْ أَبِيهِ أحمد رحمه الله : وَسَأَلْتُهُ عَنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ وَسُورَةِ التَّوْبَةِ هَلْ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَفْصِلَ بَيْنَهُمَا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبِي : يَنْتَهِي فِي الْقُرْآنِ إِلَى مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لا يُزَادُ فِيهِ وَلَا يَنْقُصُ71.

صالح نے اپنے والد احمد رحمہا اللہ سے اپنے مسائل میں یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے اس سے سورۃ الانفال اور سورۃ التوبۃ کے بارہ میں پوچھا کہ کیا کسی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ان دونوں سورتوں کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ جدا کرے؟ تو میرے والد نے کہا: قرآن میں وہی رکھے جس پر صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع ہے نہ تو اس میں کوئی کم اور نہ ہی زیادتی کرے۔

اس طرح سنن ترمذی کی روایت میں ہے:

عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا کہ سورۃ الانفال کو جو «مثانی» میں سے ہے اور سورۃ براۃ کو جو «مئین» میں سے ہے دونوں کو ایک ساتھ ملا دیا، اور ان دونوں سورتوں کے بیچ میں «بسم اللہ الرحمن الرحیم» کی سطر بھی نہ لکھی۔ اور ان دونوں کو «سبع طوال» (سات لمبی سورتوں) میں شامل کر دیا۔ کس سبب سے آپ نے ایسا کیا؟ عثمانؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر زمانہ آتا جارہا تھا اور آپ پر متعدد سورتیں نازل ہو رہی تھیں، تو جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو وحی لکھنے والوں میں سے آپ کسی کو بلاتے اور کہتے کہ ان آیات کو اس سورۃ میں شامل کر دو جس میں ایسا ایسا مذکور ہے۔ اور پھر جب آپ پر کوئی آیت اترتی تو آپ فرماتے اس آیت کو اس سورۃ میں رکھ دو جس میں اس اس طرح کا ذکر ہے۔ سورۃ الانفال ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں آنے کے بعد شروع شروع میں نازل ہوئی ہیں۔ اور سورۃ براءت قرآن کے آخر میں نازل ہوئی ہے۔ اور دونوں کے قصوں میں ایک دوسرے سے مشابہت تھی تو ہمیں خیال ہوا کہ یہ اس کا ایک حصہ (و تکملہ) ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بتائے بغیر کہ یہ سورۃ اسی سورۃ کا جزو حصہ ہے اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اس سبب سے ہم نے ان دونوں سورتوں کو ایک ساتھ ملا دیا اور ان دونوں سورتوں کے درمیان ہم نے «بسم اللہ الرحمن الرحیم» نہیں لکھا اور ہم نے اسے «سبع طوال» میں رکھ دیا (شامل کر دیا)۔72

پس ثابت ہوا کہ سورۃ التوبہ اور سورۃ الانفال کے درمیان بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی: اس کی وجہ کیا ہے اس کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں: بعض کہتے ہیں کہ سورۃ التوبہ سورۃ الانفال کا ہی جزء ہے جیسے مولانا عبد الرحمن کیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سورۃ توبہ کا نام سورۃ برات بھی ہے جو اس سورۃ کا ابتدائی لفظ ہے۔ یہ سورۃ براءت، سورۃ انفال کے بہت بعد یعنی 9 ہجری میں نازل ہوئی لیکن چونکہ ان دونوں کے مضامین آپس میں بہت حد تک ملتے جلتے ہیں اور یہ سب مضامین کافروں، مشرکوں سے جنگ، معاہدات، صلح اور اسلام کی سربلندی سے متعلق ہدایات واحکام پر مشتمل ہیں لہٰذا ان کو یکجا کر دیا گیا ہے اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی جاتی۔ جو کہ دو سورتوں کی الگ الگ ہونے کی علامت ہے۔ نہ ہی اس سورۃ کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوئی۔ نہ ہی کبھی رسول اللہ نے پڑھی تھی اور وہی دستور آج تک مصاحف کی کتابت میں ملحوظ رکھا جاتا ہے۔[73]

اسی طرح مفسر عبد السلام بھٹوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اس سورت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہیں لکھی جاتی، مفسرین نے اس کی متعدد وجوہ بیان کی ہیں، مثلاً یہ کہ اس میں مشرکین سے قطع تعلق اور مسلمان نہ ہونے کی صورت میں ان کے قتل کا حکم ہے اور اہل کتاب کے مسلمان نہ ہونے یا جزیہ نہ دینے کی صورت میں ان سے مسلسل لڑتے رہنے کا حکم ہے وغیرہ، مگر سب سے معقول اور سیدھی سادھی بات یہ ہے کہ چونکہ نبی ﷺ نے اس کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہیں لکھوائی، اس لیے صحابہ کرامؓ نے نہیں لکھی۔[74]

اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ درمیانی سورت میں بسم اللہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

قال السَّخَاوِيُّ مِنْ أَئِمَّةِ الْقِرَاءَةِ : لا خِلَافَ فِي أَنَّهُ يُسَنُّ الْبُدَاءَةَ أَثْنَاءَهَا بِالتَّسْمِيَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ أَثْنَائِهَا وَأَوَّلِهَا لَكِنْ بِمَا لا يُجْدِي وَرَدَّ عَلَيْهِ الْجَعْبَرِيُّ مِنْهُمْ (أي من القراء) وَهُوَالْأَوْجَهُ (أيأنالقولبالكراهة هو الأقرب للصواب) إِذْ الْمَعْنَى الْمُقْتَضِي لِتَرْكِ الْبَسْمَلَةِ أَوَّلَهَا , مِنْ كَوْنِهَا نَزَلَتْ بِالسَّيْفِ , وَفِيهَا مِنْ التَّسْجِيلِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ بِفَضَائِحِهِمْ الْقَبِيحَةِ مَا لَيْسَ فِي غَيْرِهَا مَوْجُودٌ فِي أَثْنَائِهَا , فَمِنْ ثَمَّ لَمْ تُشْرَعْ التَّسْمِيَةُ فِي أَثْنَائِهَا كَمَا فِي أَوَّلِهَا لِمَا تَقَرَّرَ" .

اس میں قراء کرام کا اختلاف ہے جیسا کہ ابن حجر ھیثمی رحمہ اللہ نے فتاوی فقھیۃ میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے:[75]

آئمہ قراء میں سے امام سخاوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سورۃ توبۃ کے درمیان بسم اللہ پڑھنی سنت ہے، اور سورۃ کے درمیان اور ابتدا میں فرق کیا ہے لیکن جس کا کوئی فائدہ نہیں، اور ان قراء میں سے جعبری نے اس کا رد کیا ہے اور یہی صحیح وجہ ہے (یعنی مکروہ ہے یہی اقرب الی الصواب ہے) اس لیے کہ معنی ابتدا میں بسم اللہ کا ترک کرنے کا متقاضی ہے کیونکہ یہ السیف کے ساتھ نازل ہوئی اور اس میں منافقین کے قبیح افعال سے پردہ اٹھایا گیا ہے جو کہ کسی اور سورۃ میں نہیں تو اس بنا پر اس کے درمیان میں بھی بسم اللہ پڑھنا مشروع نہیں جس طرح کہ ابتدا میں ہے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔

خلاصہ بحث

اس تحقیق میں قرآن مجید کی سورتوں کے ناموں کے مفاہیم اور ان کی حکمت کو سمجھنے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ سورتوں کا نزول توقیفی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا ہے، اور شرعی نصوص سے ان کی تحدید کی گئی ہے۔ سورتوں کی تقسیم مختلف اعتبار سے کی جا سکتی ہے، جیسے ان کے نزول، موضوعات، اور طول و عرض کے اعتبار سے۔ سورتوں کے مختلف نام ان کے مضامین اور پیغامات کو بیان کرتے ہیں، اور ہر سورت کی ابتدا مخصوص الفاظ سے ہوتی ہے جو اس کی مرکزی تھیم کو ظاہر کرتی ہے۔ تحقیق میں سورتوں کے نزول کی حکمتوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں کن سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔ مجموعی طور پر، اس مطالعے نے اس بات پر زور دیا ہے کہ سورتوں کے نام اور ان کے نزول کی حکمتیں، دونوں علمی اور روحانی اعتبار سے گہری اہمیت رکھتی ہیں۔ مزید برآں، اختلافی سورتوں کے تجزیے سے قرآن کی ساخت اور مواد کے مزید علمی مطالعے اور تحقیق کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات (References)

1۔ابن منظور ،لسان العرب،ج4ص386۔388۔ دار صادر – بیروت۔عددالاجزاء15۔1414ھ۔

[2]۔محمد بكر إسماعيل،دراسات في علوم القرآن،ص56،دار المنار۔ الثانية 1419ھ1999م۔

[3]۔ لسان العرب،387/4۔

[4]۔الدکتورموسی شاہین لاشین، ،الائی الاحسان فی علوم القرآن36۔36۔دارالشروق قاہرہ۔

[5]۔ الإمام أحمد بن حنبل (ھ۔مسندالإماماًحمدبنحنبل،ج21ص43،رقم13324،مؤسسةالرسالة،2001۔

[6]ابو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشري، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل،ج1،ص98، دار الكتاب العربي بيروت1407ھ۔

[7]مسنداحمد،ج،28،ص188 رقم16982۔

[8]۔سورۃالزمر23/39۔

[9]۔سورۃالحجر87/15۔

[10]۔البرھان فی علوم القرآن،ج1ص57۔

[11]۔أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائی،السنن الصغری للنسائي،ج2ص167،ترقیم:983، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، 1406ھ،عددالاجزاء۔9۔

[12]۔ السنن الصغری للنسائي،ج2،ص167،ترقیم982۔

[13]۔ ابن ماجة قزوینی، سنن ابن ماجه،ج2،ص476،ترقیم1345۔ دار إحياء الكتب العربية،ترقیم فوادعبدالباقی،عددالاجزاء2۔

[14]۔محمدبن اسماعیل،ابوعبداللہ تقی الدین شافعی،کتاب التنبیہ لیشرازی فی الفقہ الشافعی((الاربعون التکملہ للمنذری264/2۔البرھان264/1۔

[15]۔ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی،۔سنن ابی داؤد،ج ،2ص77ترقیم1393۔دارالرسالہ العالمیہ،الطبعۃالاولی1430ھ،عدد الاجزاء7۔

[16]الطبرانی؛ سلیمان بن أحمد ابو القاسم ،معجم الاوسط لطبرانی،ج6ص47،ترقیم5755،دارالحرمین قاھرہ۔عددالاجزاء10۔الاتقان فی علوم القران،ج1ص187۔

[17]۔ابو عبداللہ محمدبن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری،ج2178،2،ترقیم:1750،دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي،1442ھ،عددالاجزاء9۔

[18]۔البرھان فی علوم القرآن ج1،ص179۔

[19]۔صحیح البخاری حدیث:4474۔

[20]۔ابوعیسی، محمد بن عیسی بن سَوْرۃ ترمزی،سنن ترمزی،ج5ص201،ترقیم:2953،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر الطبعة: الثانية، 1395 ھ۔ترقیمفوادعبدالباقی۔

[21]۔مسلم بن حجاج النیسابوری،صحیح مسلم ،ج296،1،ترقیم 395،دار إحياء التراث العربي بيروت عدد الأجزاء: 5۔فواد عبدالباقی

[22]۔ أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن دارمی،سنن دارمی،ج4،ص2122،ترقیم3413،الناشر: دار المغني للنشر والتوزيع،المملكة العربية السعودية،1404ھ۔ عددالاجزاء4۔

[23]۔صحیح البخاری:2276۔

[24]۔سنن دارمی:3408۔

[25]۔ أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين البانی، سلسلة الأحاديث الصحيحة،ج2،ص135،ترقیم588، مكتبة المعارفللنشر والتوزيع، الرياض۔عددالاجزاء6۔

[26]۔صحیح مسلم:804۔ترقیم فواد عبدالباقی۔

[27]۔محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250ھ) فتحالقدیر ،ج1،ص357دار ابنکثیر ،دار الکلمالطیب دمشق، بیروت۔عددالاجزاء5۔الطبعة: الأولى 1414 ھ۔

[28]۔أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: 671ھ) تفسير القرطبي،ج6،ص22،دار الکتبالمصرية–القاهرة،الثانية، 1384ھ 1964 م۔عددالأجزاء: 20 جزءا (في 10 مجلدات)

[29]۔صحیح مسلم:3031،ترقیم فوادعبدالباقی۔

[30]۔سورۃالتوبۃ117/9۔

[31]۔صحیح مسلم:3031،ترقیم فوادعبدالباقی۔

[32]۔ محمد بن عبد اللہ بن محمدحاکم ،ابو عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین،ج2ص361،ترقیم 3274۔مکتبۃ العلمیہ۔

[33]۔ابن ابی حاتم الرازی،تفسیر ابن ابی حاتم ،ج7ص276،سورۃ النحل،مکتبۃ الشاملہ۔

[34]۔ أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي، شعب الإيمان،ج2ص175،ترقیم:2448۔ دار الكتب العلمية، بيروت لبنان الطبعة: الأولى، ھ ۰۰۰م،عدد الاجزاء9۔

۔الاتقان فی علوم القرآن ج1،ص194۔[35]

[36]۔ أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير تفسير القرآن العظيم (ابن كثير) ج1ص122، دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون بيروت الطبعة: الأولى 1419 ھ۔

[37]۔الاتقان173/1۔

[38]۔أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى: 606ھ) مفاتيح الغيب = التفسير الكبير،ج25،ص135، دار إحياء التراث العربي – بيروت الطبعة:الثالثة 1420ھ۔عددالاجزاء32۔

[39]۔ المظهري، محمد ثناءالله،غلام نبي التونسي،ج8،ص41 مكتبة الرشدية – الباكستان الطبعة: 1412ه،عددالاجزاء10۔

[40] ـسنن ترمذی :2887ـ

[41] ـ أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: 671هـ) الجامعلأحكامالقرآن = تفسير القرطبي، ج15، ص232دار الكتبالمصرية القاهرةالطبعة: الثانية، 1384هـ 1964 م، عددالأجزاء: 20 جزءا (في 10 مجلدات)

[42] ـ محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250هـ) فتحالقدير، ج4، ص550، دار ابنكثير، دار الكلمالطيب دمشق، بيروتالطبعة: الأولى 1414 هـ، عددالاجزاء5ـ

[43] ـ شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي (المتوفى: 1270هـ) روحالمعانيفيتفسير القرآنالعظيموالسبعالمثاني، ج12، ص347، دار الكتبالعلمية–بيروت الطبعة: الأولى، 1415 هعددالأجزاء: 16 (15 ومجلدفهارس)

[44] ـ جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ) زادالمسيرفيعلمالتفسير، ج4، ص58، دار الكتابالعربي–بيروت، الطبعة: الأولى 1422 هـ

[45] ـ شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي (المتوفى: 1270هـ) روحالمعانيفيتفسير القرآنالعظيموالسبعالمثاني، دار الكتبالعلمية–بيروت، الطبعة: الأولى، 1415 هـ، عددالأجزاء: 16 (15 ومجلدفهارس)ـ

[46] ـ أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: 671هـ) الجامعلأحكامالقرآن = تفسير القرطبي، ج16ص223، دار الكتبالمصرية– القاهرة، الطبعة: الثانية، 1384هـ 1964 م، عددالأجزاء: 20 جزءا (في 10 مجلدات)

[47] ـ عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ) الدر المنثور، ج72، ص670، دار الفكر – بيروت، عدد الأجزاء: 8

[48] ـشعب الايمان للبيهقی، ج2، ص190، ترقیم 2494ـ

[49] ـصحیح البخاری ترقیم :4883ـ

[50] ـ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر /السيوطي، معترك الأقران في إعجاز القرآن، ج3ص199ـ دار الكتب العلميه بيروت ـ لبنان ـ

[51] ـ محمد جمال الدين بن محمد سعيد بن قاسم الحلاق القاسمي (المتوفى: 1332هـ) محاسنالتأويل، ج9، ص215، دار الكتبالعلميه–بيروت، الطبعة: الأولى 1418 هـ ـ عددالاجزاء9ـ

[52] ـصحیح البخاری، ترقیم :4532ـ

[53] ـتفسیر القرطبی، ج18، ص177ـ

[54] ـ سنن ترمذي/كتاب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم/حديث: 2891ـ

[55] ـ سنن ترمذي/كتاب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم/حديث: 2890ـ

[56] ـ جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ) زادالمسيرفيعلمالتفسير، ج4، ص335، دار الكتابالعربي–بيروت، الطبعة: الأولى 1422 هـ، عددالاجزاء4ـ

[57] ـ شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي (المتوفى: 1270هـ) روحالمعانيفيتفسير القرآنالعظيموالسبعالمثاني، ج15ص201، دار الكتبالعلمية–بيروت، الطبعة: الأولى، 1415 ه، عدد الأجزاء: 16 (15 ومجلد فهارس)

[58] ـتفسیر ابن ابی حاتم، ج10، ص2471ـ ترقیم :19520ـ

[59] ـالکشاف، ج4، ص812ـ

[60] ـصحیح بخاری ترقیم :4971ـ

[61] ـ أبو القاسم محمود بن عمرو، الزمخشري جار الله (المتوفى: 538هـ، الكشاف، ج4، ص824ـ دار الكتاب العربيبيروت الطبعة: الثالثة 1407 هـ ـ عددالأجزاء: 4ـ ـ

[62] ـالبرھان فی علوم القرآن، ج1، ص273ـ

[63] ـصحیح البخاري ج1ص181، حدیث4977ـ

[64] ـ أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى: 456هـ) المحلى بالآثار، ج1، ص32، دار الفكر – بيروت، عددالاجزاء12ـ

[65] ـ أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ) المجموعشرحالمهذب، ج3، ص396، دار الفكر، عددالاجزاء20ـ

[66] ـ محمد عبد العظيم الزُّرْقاني (المتوفى: 1367هـ) مناهل العرفان في علوم القرآن، ج1، ص276، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه الطبعة: الطبعة الثالثةعدد الأجزاء: 2ـ

[67] ـفتح الباری، ج8ص743ـ

[68] ـالاتقان فی علوم القرآن ج1ص239ـ

[69] ـحافظ عبدالستار حماد، ھدایۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج7ص732، مکتبہ دار السلام لاہورعددالاجزاء10ـ

[70] ـ أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ) التبيانفيآدابحملةالقرآن، ص100، دار ابنحزم للطباعةوالنشر والتوزيع بيروت لبنان ـ

[71] ـمحمد بن صالح بن محمد العثيمين (المتوفى : هـ) تفسير سورةالتوبه، صوتية ترقيم 18، مجموع فتاوى ورسائل، دار الوطن دار الثريا

[72] ـسنن ترمذی، ج6ص123، حدیث3086ـ

[73] ـمولانا عبدالرحمان کیلانی، تفسیر تیسیر القرآن الکریم، سورۃ التوبۃ، ج2ص177، مکتبۃ السلام وسن پورہ لاہور، عددالاجزاء4ـ

[74] ـحافظ عبدالسلام بن محمد، تفسیر القرآن الکریم، سورۃ التوبۃ، ج1، ص769، دار الاندلس لاہورـ

[75] ـ أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (المتوفى: 974هـ) الفتاوى الفقهية الكبرى، ج1ص52، عدد الأجزاء: 4 المكتبة الإسلامية ـ